47760 ـ كيا حاصل كردہ يا مستحق شدہ كرايہ پر بھى زكاۃ واجب ہے ؟

سوال

ہمارى ايك تجارتى ماركيٹ ہے جو ہم نے (72) ہزار سالانہ پر كرايہ ميں دے ركھى ہے كيا اس ميں ہم پر زكاۃ ہے ؟
يہ علم ميں رہے كہ يہ كرايہ ہم يكمشت حاصل كرتے ہيں، اور سال گزرنے سے قبل ہى خرچ كر ڈالتے ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

كرايہ كے ليے بنائى گئى جائداد پر زكاۃ نہيں ہے، بلكہ زكاۃ تو اس كرايہ پر ہے جبكہ اس ميں دو شرطيں پائى جائيں:

پہلى شرط: وہ كرايہ نصاب تك پہنچ جائے.

دوسرى شرط: اس پر سال گزر جائے.

اور يہ سال كرايہ كا معاہدہ ہو جانے سے شروع ہو گا، چاہے كرايہ پيشگى ليا جائے يا پھر سال كے آخر ميں.

اگر اس نے سال كے شروع ميں ہى كرايہ حاصل كر ليا اور اس پر سال گزر جائے تو اس ميں زكاۃ واجب ہے، يا پھر اگر اس ميں سے كچھ خرچ كر ليا اور باقى بچنے والى رقم پر زكاۃ واجب ہو گى.

اور اگر اس نے سال كے آخر ميں كرايہ وصول كيا تو اس پر زكاۃ واجب ہے كيونكہ معاہدہ سے ليكر اس پر سال گزر چكا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اور اگر اس نے گھر دو برس كے ليے چاليس دينار ميں كرايہ پر ديا، تو وہ معاہدہ كے وقت سے ہى اس كرايہ كا مالك بن گيا ہے، سال گزرنے پر اس كى زكاۃ واجب ہے. اھـ

ديكھيں: المغنى لابن قدامہ المقدسى (4 / 271).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے ایسے شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس نے جائدہ کرایہ پر دی اور ایك سال کا کرایہ پیشگی وصول کر لیا اور اس کے ساتھ اپنا کچھ قرض ادا کیا تو کیا اس کے ذمہ اس کرایہ کی زکاۃ واجب ہو گی؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس طرح کے کرایہ میں جو کرایہ دار سے پیشگی لے کر اس کے ساتھ اپنا قرض ادا کیا گیا ہو اس میں کوئی زکاۃ نہیں، کیونکہ اس پر آپ کی ملکیت میں سال نہیں گزرا، اور اس میں کرایہ کے معاہدہ کے وقت سے لیکر آخر سال تك کا اعتبار ہو گا، اور اگر آپ سال ختم ہونے سے قبل کرایہ وصول کریں اور اس سے اپنا قرض ادا کر دیا یا اسے گھریلو ضروریات میں صرف کر دیا تو اس میں کوئی زکاۃ نہیں ہے. اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (14 / 177).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا کرایہ کے لیے تیار کی گئی جائداد اور عمارتوں میں زکاۃ ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس پر اس جائداد میں کوئی زکاۃ نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان پر اس کے غلام اور نہ ہی اس کے گھوڑے میں کوئی صدقہ ہے "

بلکہ اس کے کرایہ اور اجرت پر جب معاہدے سے سال گزر جائے تو اس میں زکاۃ ہو گی.

اس کی مثال یہ ہے کہ:

اس نے اس گھر کو دس ہزار میں کرایہ پر دیا، اور سال بعد دس ہزار وصول کیا، تو اس دس ہزار میں اس پر زکاۃ واجب ہوگی کیونکہ اس کے معاہدہ پر سال گزر گیا ہے.

اور ایك دوسرے شخص نے اپنا گھر دس ہزار میں کرایہ پر دیا، اور اس میں سے پانچ ہزار معاہدہ کرتے وقت پیشگی وصول کر لیا اور اسے دو ماہ میں ہی خرچ کر دیا، اور باقی پانچ ہزار نصف سال گزرنے کے بعد وصول کیا اور اسے

بھی دو ماہ میں خرچ کر دیا، اور سال گزرنے پر اس کے پاس کرایہ میں سے کچھ بھی نہیں تو اس کے ذمہ زکاۃ نہیں ہو گی، کیونکہ اس پر سال پورا نہیں ہوا، اور زکاۃ کے لیے سال پورا ہونا ضروری ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (18 / 208).

واللہ اعلم .